سچا پیروکار کون ہے؟

سچا پیروکار

کون ہے؟

sachchā pairokār kaun hai?

Who is a True Follower?
(Urdu—Persian script)

© 2019 MIK
published and printed by
Good Word, New Delhi

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

کبھی نہ کبھی آپ کا ایسے لوگوں سے ضرور واسطہ پڑا ہو گا جو اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ کے پیروکار کہتے ہیں۔ یہ لوگ کیا مانتے ہیں؟ حضور کا سچا پیروکار کون ہے؟

معافی حاصل

حضور کے پیروکارکو پوری معافی حاصل ہے۔

ہرملک میں قانون ہوتے ہیں۔ اِن قوانین کو توڑنے والا مجرم سمجھا جاتا ہے اور اُسے سزا دی جاتی ہے۔ اللّٰہ نے بھی انسان کو قانون دیئے۔ جب کسی نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا کہ اللّٰہ کا سب سے بڑا حکم کیا ہے تو اُنہوں نے جواب دیا،

> ’رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا۔‘ یہ اوّل اور سب سے بڑا حکم ہے۔ اور دوسرا حکم اِس کے برابر یہ ہے، ’اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔‘ تمام شریعت اور نبیوں کی تعلیمات اِن دو احکام پر مبنی ہیں۔
>
> (انجیل جلیل، متی 22:36-40)

یہ کیوں سب سے اہم احکام ہیں؟ اِس لئے کہ اِن سے انسان کے لئے اللہ کے تمام قوانین نکلے ہوئے ہیں۔[a]

کیا کسی نے کبھی اِن حکموں پر پورا پورا عمل کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کوئی بھی دیانت داری سے نہیں کہہ سکتا کہ اُس نے ہر وقت خدا کو اپنے پورے دل سے پیار کیا ہے۔ ہم سب اکثر اپنے آپ کو، اپنی دولت کو، اپنی خواہشوں کو یا کسی اَور چیز کو اللہ کی نسبت زیادہ پیار کرتے ہیں۔ ہم اپنے پڑوسی سے بھی ویسی محبت نہیں رکھتے جیسی اپنے آپ سے۔ پڑوسی سے مراد تمام وہ انسان

[a] انجیل جلیل، رومیوں 13:8-10

ہیں جن سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے۔ جس انسان نے اِن عظیم قوانین کو توڑا، وہ اللہ کے نزدیک مجرم اور دوزخ کا سزا وار ہے۔[a]

لیکن اللہ نہ صرف عادل ہے۔ وہ رحیم بھی ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ انسان اُس کے پاک حکموں کو توڑ کر ہلاک ہو جائے۔ اِس لئے اُس نے اُن کے پاس حضرت عیسیٰ کے رُوپ میں آ کر اُن کے گناہ کی سزا اپنے اوپر لے لی۔ حضرت عیسیٰ گناہ گاروں کی خاطر موا۔ یوں انجیل جلیل میں مرقوم ہے کہ

> اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ (یوحنا 16:3)

ہر انسان نے خدا کا قانون توڑا ہے۔ لیکن جو مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ اللہ سے معافی پا کر ابدی ہلاکت سے بچ جاتا ہے۔ جس شخص کو سزائے موت سے رِہائی مل گئی ہو، اُس کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔ اِسی طرح حضور کے پیروکار بھی مسلسل خوشی مناتے اور خدا کی تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ نے اُن کے

[a] انجیل جلیل، رومیوں 23:6؛ متی 25:45-46

گناہ حضرت عیسیٰ کی صلیبی موت پر ایمان لانے کے باعث معاف کر دیئے ہیں۔

نیا دل حاصل

حضور کے سچے پیروکار کو نیا دل عطا کیا گیا ہے۔

کیا وجہ ہے کہ انسان اللہ کے پاک حکموں کو توڑتے ہیں؟ وہ کیوں بدی کو پسند کرکے ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں؟ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے دل بُرے ہیں۔

جب اللہ نے انسان کو پہلے پہل بنایا تو اُسے ایک نیک دل عطا کیا تھا۔ لیکن انسان نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کر کے اپنے دل کو بگاڑ لیا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کا دل بدی کی طرف مائل ہے۔ اب اُس کے دل سے ہرقسم کی بُرائی نکلتی ہے۔[a] یہی وجہ ہے کہ اگر خدا اُس کے گناہ معاف کرنے کے باوجود اُس کا دل تبدیل نہ کرے تو وہ بُرے کام کرتا ہی رہے گا۔ اُس کو معاف کر دینا ہی کافی نہیں تھا۔ لازم تھا کہ اُس کا دل تبدیل کیا جائے۔

[a] انجیل مقدس، متی 15:18-20

اِس لئے اللہ ایک اَور عجیب و غریب کام کرتا ہے۔ وہ ایمان لانے والوں کے اندر ایک نیا اور نیک دل پیدا کر دیتا ہے۔ آج کل ماہر ڈاکٹر مریضوں کے ناکارہ دل نکال کر اُن کی جگہ صحت مند دل لگا دیتے ہیں۔ یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔ لیکن اللہ نے اِس سے بھی عجیب کام کیا۔ اُس نے المسیح پر ایمان لانے والوں کو نئے روحانی دل دیئے ہیں تاکہ وہ اِس کے بعد بدی سے نفرت اور نیکی سے محبت کریں۔ وہ خدا اور دیگر انسانوں سے محبت کریں۔ حضور کے سچے پیروکار وہ ہیں جن کے دل نئے ہیں۔

اِس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور کے پیروکار بےگناہ ہوتے ہیں۔ ماسوا حضرت عیسیٰ کے کوئی بھی بے گناہ نہیں ہوتا۔ لیکن حضور کے سچے پیروکار گناہ کرنا نہیں چاہتے۔ وہ اللہ کی مدد سے تمام گناہوں کو چھوڑنے کی اور خدا کی فرماں برداری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب کبھی کوشش کے باوجود بھی اُن سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو وہ اللہ سے اُس کا اقرار کرتے ہیں، توبہ کرتے ہیں اور آئندہ اُس گناہ پر غالب آنے کے لئے خدا سے مدد کی درخواست کرتے ہیں۔

غرض جن کو اللہ نے نیا دل دیا ہے وہ نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اور مسیح میں نئی مخلوق ہیں۔ اُن کی یہ زندگی عارضی نہیں بلکہ ابدی ہے جسے موت ختم نہیں کرسکتی۔[a]

حضور کے ساتھ پیوست

حضور کا سچا پیروکار حضور کے ساتھ پیوست رہتا ہے۔

ایک بار حضرت عیسیٰ نے ایک تمثیل بتائی[b] جس میں اُنھوں نے فرمایا کہ مَیں انگور کی بیل ہوں اور تم بیل کی شاخیں ہو۔ لازم ہے کہ تم مجھ میں قائم رہو اور مجھ سے ہرگز جدا نہ ہو۔ کیونکہ اگر تم مجھ سے جدا رہو گے تو انگور کی شاخوں کی طرح سوکھ کر مر جاؤ گے۔ لیکن اگر تم مسیح میں قائم رہو گے تو زندہ رہو گے اور پھل لاؤ گے۔ کس طرح کا پھل؟ محبت۔ تب تم مناسب اور لائق طور پر حق تعالیٰ اور انسان کی خدمت بجا لاؤ گے۔

[a] انجیل مقدس، یوحنا 3:3-8

[b] انجیل شریف، یوحنا باب 15

اللّٰہ کا فرزند

حضور کا سچا پیروکار حق تعالیٰ کا فرزند ہے۔

جو بھی بچہ اِس دنیا میں پیدا ہوتا ہے اُس کا باپ ہوتا ہے۔ جب کوئی اللّٰہ کے روح کے وسیلے سے نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے تو وہ کس کا فرزند ہوتا ہے؟ حق تعالیٰ کا روحانی فرزند۔

یاد رہے کہ تب ہم اللّٰہ کے غلام نہیں ہوتے۔ بے شک ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اللّٰہ کی فرماں برداری اور خدمت کرے۔ لیکن ہمیں نیا دل عطا کرنے سے خدا فرماتا ہے کہ "اب مَیں تمہیں غلام نہیں کہتا بلکہ تم میرے پیارے فرزند ہو۔ اب سے تم مجھے باپ کہہ کر پکار سکتے ہو۔" اِسی لئے حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ ہم دعا کرتے وقت اللّٰہ سے کہیں،

> اے ہمارے آسمانی باپ، تیرا نام مُقدّس مانا جائے۔
>
> (انجیل مقدس، متی 9:6)

ایسے دعا کرنا کتنے فخر و ناز کی بات ہے۔

کہتے ہیں ایک عظیم اور ہر دل عزیز بادشاہ ایک دن بازار میں سے گزر رہا تھا۔ اُس نے ایک اندھے یتیم کو دیکھا جو چیتھڑے پہنے زمین پر بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا۔ بادشاہ نے اپنی گاڑی روکی، گاڑی سے باہر نکلا، لڑکے کے پاس گیا اور اُسے اپنے دونوں ہاتھوں سے اُٹھا کر گاڑی میں بٹھا لیا۔ وہ اُسے اپنے محل میں لے گیا، اُسے نہلایا دھلایا، شاہی پوشاک پہنائی اور اپنے دسترخوان پر بٹھا کر اُس سے کہا، ”آج سے تم میرے بیٹے ہو۔ اب تم میرے پاس رہو گے اور مَیں تمہارا باپ ہوں گا۔“ بادشاہ نے بھکاری لڑکے پر کتنی حیرت انگیز محبت دکھائی!

لیکن اللہ کی محبت ہم گناہ گاروں کے لئے اِس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔ جب ہم باغی، خدا کے دشمن اور اُس کے حکموں کے نافرمان تھے تو اُس نے ہم پر ترس کھایا۔ ہمیں ہمارے گناہوں میں برباد کرنے کی بجائے اُس نے ہمیں معاف کر دیا۔[a] اُس نے ہمیں حضرت عیسیٰ کی طرح پاک اور نیک بننے کے لئے تبدیل کر دیا اور اپنے ساتھ ہمیشہ رہنے کے لئے اپنے آسمانی گھر

[a] انجیل مقدس، رومیوں 5:6-10

میں جگہ دی۔ حضور کے پیروکار اللّٰہ کے فرزند ہیں، مگر اپنی خوبیوں کے باعث نہیں بلکہ خداوند کے رحم کے باعث۔ یوں انجیل شریف فرماتی ہے،

> عزیزو، اب ہم اللّٰہ کے فرزند ہیں، اور جو کچھ ہم ہوں گے وہ ابھی تک ظاہر نہیں ہوا ہے۔ لیکن اِتنا ہم جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائے گا تو ہم اُس کی مانند ہوں گے۔ کیونکہ ہم اُس کا مشاہدہ ویسے ہی کریں گے جیسا وہ ہے۔ جو بھی مسیح میں یہ اُمید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو پاک صاف رکھتا ہے، ویسے ہی جیسا مسیح خود ہے۔ (انجیل جلیل 1یوحنا 3:2-3)

چونکہ حضور کے پیروکار اللّٰہ کے فرزند ہیں اِس لئے وہ اپنے باپ کی شان کے شایاں نیک اور پاک زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور کے خاندان کا فرد

حضور کا سچا پیروکار آپ کے خاندان کا فرد ہوتا ہے۔

بعض اوقات کسی خاندان میں صرف ایک ہی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ اکیلا ہوتا ہے اور اُس کا کوئی بہن بھائی نہیں ہوتا۔ یہ بات حق تعالیٰ کے فرزندوں پر صادق نہیں آتی، کیونکہ اللہ کا خاندان بہت بڑا ہے۔ آج کل دنیا کے کونے کونے میں حضور کے پیروکار پائے جاتے ہیں۔ اُن میں بعض جوان ہیں اور بعض بوڑھے، بعض پڑھے لکھے اور بعض اَن پڑھ۔ بعض غریب ہیں اور بعض امیر۔ ہر ایک اپنی اپنی زبان میں حق تعالیٰ کو باپ کہتا ہے۔ ہر ایک حضور کے دوسرے پیروکاروں کو بہن بھائی سمجھتا ہے۔ اگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت نہ بھی کرسکیں پھر بھی اپنے آپ کو ایک دوسرے کے بالکل قریب محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کے فرزند ہیں۔

اللہ اور دوسروں کا خادم

حضور کا پیروکار خدا اور انسان کی خدمت کرتا ہے۔

جب کوئی ہم پر مہربانی کرتا یا ہمیں تحفہ دیتا ہے تو ہم اِس کے عوض کچھ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا تو ہم بھی اُسے تحفہ دیتے ہیں یا اُس کی کوئی اَور خدمت کرتے ہیں۔ لیکن جس کے گناہ اللّٰہ نے معاف کر دیئے ہیں وہ اِس کے عوض کیا کچھ دے سکتا ہے؟ سوائے اپنے دل، دماغ، ہاتھ پاؤں اور زبان کے وہ خداوند کو اَور کچھ نہیں دے سکتا۔ حق تعالیٰ تو ہمیں اپنی بخششوں سے نوازتا رہتا ہے۔ حضرت عیسیٰ نے ہمیں اپنے خون سے خریدا۔ اِس کے عوض ہم کیا دے سکتے ہیں؟

حضور کا سچا پیروکار اپنے آقا حضرت عیسیٰ کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔ وہ نہ صرف اپنے ہم خیال دوستوں اور بھائیوں کو بلکہ دشمنوں کو بھی پیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ تمام نسلوں اور مذہبوں سے تعلق رکھنے والوں کی خدمت کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ شاگردوں کی باہمی محبت اُن کا امتیازی نشان ہو گی۔ اِسی سے لوگ پہچانیں گے کہ وہ اُن کے شاگرد

ہیں۔ سچی محبت صرف لفظوں سے ظاہر نہیں ہوتی بلکہ ایک دوسرے کی خدمت ہی سے۔

حق تعالیٰ کی گہری خواہش یہ ہے کہ تمام لوگ حضرت عیسیٰ کو جان کر اُن پر ایمان لائیں۔ یہ ذمے داری حضور کے پیروکاروں پر عائد کی گئی ہے۔ اُن ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ دوسروں کو حضرت عیسیٰ سے تعارف کرائیں، اُنہیں اُن پر ایمان لانے اور اللہ کے فرزند بننے کی دعوت دیں۔ جب کوئی حضرت عیسیٰ کو پیار کرتا ہے وہ دنیا کے ہر بشر کو اللہ کی محبت کی خوش خبری بتانے کے لئے سرگرم ہوتا ہے۔

غرض، کون حضور کا سچا پیروکار ہے؟

- وہ جسے معافی حاصل ہے،
- وہ جسے نیا دل حاصل ہے،
- وہ جو حضور کے ساتھ پیوست رہتا ہے،
- وہ جو اللہ کا فرزند ہے،
- وہ جو حضور کے خاندان کا فرد ہے،
- وہ جو انسان اور اللہ کی خدمت کرتا ہے۔